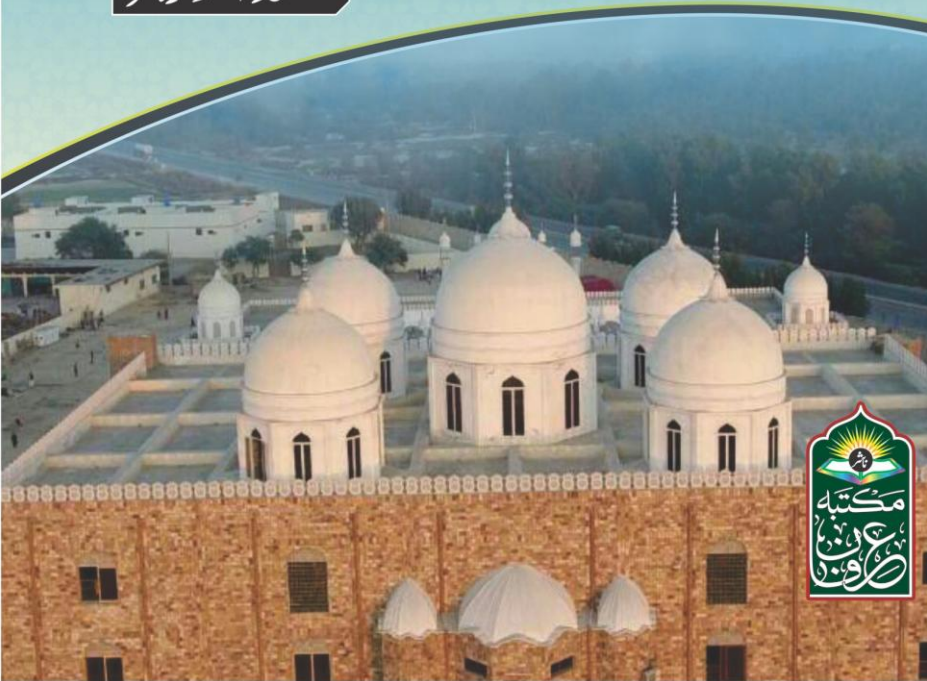




فضائل، معارف، خواص

# آیہ الکبریٰ

مولانا محمد مسعود اہر



## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب	آیۃ الکرسی
مصنف	حضرت مولانا محمد رفیع خاں صاحب
پیشکش و ترتیب	دار البیان
اشاعت ۱ ۲ ۳	۲۲۲۰۰
اشاعت ۴	جہاد فی الثانی ۱۴۴۰ھ
تعداد	۵۰۰۰
صفحات	۵۶
قیمت	70 روپے صرف

### ہماری مطبوعات ملنے کے پتے

مکتبہ حسن اولیس آر کیڈ گراؤنڈ فلور دکان نمبر 17 بلڈھا بل سویمراج ہسپتال نزد اردو بازار کراچی 0300-2249928

مکتبہ الایمان دکان نمبر ۱۳۱، ندیم ٹریڈ سینٹر، محلہ جنگی، عقب قصہ خوانی بازار پشاور 0321-9013592

مکتبہ عثمان، ایس اے-46، بلاک ایڈمنسٹریشن ایپلائیڈ سوسائٹی کراچی 021-34311896

مکتبہ ابن مسعود، مدرسہ عبداللہ بن مسعود، چشمہ جات نزد کمپنی باغ کوہاٹ 0321-5782621

مکتبہ عثمان علی، نزد بندھن شادی ہال، کوثر کالونی بہاولپور 0321-6837145

مکتبہ مقصود، اعظم مارکیٹ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی 0323-5019010

مکتبہ رشید یہ سرکی روڈ کوئٹہ 081-2662263

رجسٹرڈ



ناشر

حق مٹریٹ  
اردو بازار لاہور

مکتبہ ابن مبارک

اسٹاکسٹ

موبائل: 0321-4066827

# فہرست

۴	آیت الکرسی	✽
۵	باطل کے ایوانوں میں تہلکہ	✽
۷	توحید کا جام	✽
۸	آیۃ الکرسی کا مفرد و با کمال ترجمہ، از: حضرت شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ	✽
۱۰	اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ	✽
۱۱	هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ	✽
۱۲	يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ	✽
۱۴	شیطان کی ذلت اور پسپائی	✽
۱۵	یوم بدر کا وظیفہ.... حضرت عبدالرحمن بن عوف رحمہ اللہ کا عمل	✽
۱۶	عمل آیت الکرسی	✽
۱۷	آیۃ الکرسی کا خاص الٹا عمل	✽
۱۸	آیۃ الکرسی کا نصاب	✽
۲۰	ترجمہ فوائد آیۃ الکرسی، از: حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی رحمہ اللہ	✽
۲۱	بڑا خزانہ	✽
۲۷	اُمت کی ضرورت	✽
۳۵	ترجمہ آیۃ الکرسی مع فوائد، از: حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ	✽
۳۷	احادیث مبارکہ	✽
۴۶	ترجمہ آیۃ الکرسی، از: حضرت مولانا فتح محمد جالندھری رحمہ اللہ	✽
۴۷	آیۃ الکرسی کے چند خواص	✽
۴۸	مسک الشتام، آیۃ الکرسی کا پچھلی آیات کے ساتھ ربط	✽
۵۰	آیۃ الکرسی کی مختصر تفسیر، اللہ جل شانہ کی صفات جلیلہ کا بیان	✽
		✽

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## آیت الکرسی

اللہ تعالیٰ کی کتاب ”قرآن مجید“ کی سب سے زیادہ عظمت والی آیت کون سی ہے؟  
آیۃ الکرسی، بے شک آیۃ الکرسی.....

{اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ}... (الی آخرها)

قرآن مجید سب سے بلند کلام..... پھر قرآن مجید میں سورۃ بقرہ بلند ترین..... اور پھر سورۃ  
بقرہ میں آیۃ الکرسی سب سے بلند.....

حضرت علیؓ سے روایت ہے:

”مہینوں کا سردار ”محرم“ ہے، دنوں کا سردار ”جمعہ“ ہے..... کلاموں کا سردار ”قرآن“  
ہے..... قرآن کی سردار ”بقرہ“ ہے..... بقرہ کی سردار ”آیۃ الکرسی“ ہے۔ سنو! اس  
آیت میں پچاس کلمے ہیں اور ہر کلمہ میں پچاس برکتیں ہیں۔“ (مسند الفردوس للذہبی)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے:

”اللہ تعالیٰ نے ”آیۃ الکرسی“ سے بڑی کوئی چیز پیدا نہیں فرمائی نہ آسمان، نہ زمین، نہ  
جنت، نہ جہنم۔“ (درمنثور)

آیۃ الکرسی کے فضائل بے شمار ہیں..... اور اس کے خواص بھی بے شمار ہیں۔

{اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ}... (الی آخرها)



# باطل کے ایوانوں میں تہلکہ

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب آیۃ الکرسی نازل ہوئی تو پوری دنیا میں تمام بت گر گئے، تمام بادشاہ گر گئے، اُن کے سروں سے تاج گر گئے، شیاطین ہڑبونگ میں ایک دوسرے کو مارتے پیٹتے ہوئے بھاگ پڑے اور ابلیس کو آ کر یہ واقعہ بتایا، اس نے حکم دیا کہ وہ سب جا کر تحقیق کریں کہ دنیا میں کون سا نیا واقعہ پیش آیا ہے، جس کی وجہ سے یہ صورتحال پیدا ہوئی۔ شیاطین مدینہ منورہ پہنچے تو انہیں معلوم ہوا کہ ”آیۃ الکرسی“ نازل ہوئی ہے اور اسی کی وجہ سے یہ ساری ہلچل مچ گئی ہے۔

(تفسیر قرطبی)

آیۃ الکرسی کی روحانی سلطنت اور طاقت کا اندازہ لگائیں..... سبحان اللہ! ظاہری اور باطنی ہر چیز پر ”آیۃ الکرسی“ کا اثر پڑتا ہے..... مثلاً بے برکتی اور نحوست کو لے لیں..... یہ ظالم چیز انسانوں پر بھی مسلط ہو جاتی ہے اور ان کے گھروں اور رزق پر بھی..... مگر ”آیۃ الکرسی“ اس باطنی دشمن کو بھی بھگا دیتی ہے.....

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

”ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ اس کے گھر کی چیزوں میں بہت ”بے برکتی“ ہے، فرمایا:

”تم ”آیۃ الکرسی“ سے کہاں غافل ہو؟ جس کھانے اور سالن پر بھی وہ پڑھی جائے گی

اس کی برکت میں اللہ تعالیٰ اضافہ اور زیادتی فرمادیں گے۔“ (درمنثور)  
 آئیے! باطل کے ایوانوں اور بتوں کے پجاریوں پر زلزلہ لانے کے لئے ہم بھی دل کی توجہ  
 سے پڑھیں.....

{لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ}... (الی آخرها)



# توحید کا جام

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں..... وہ ہمیشہ زندہ ہے، ہر چیز کو تھامنے والا..... وہ نیند سے پاک ہے اور اونگھ سے بھی..... آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا اصل مالک وہی ہے..... کسی میں یہ مجال نہیں کہ اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے کسی کی سفارش کر سکے..... وہ تمام مخلوق کے گزشتہ حالات بھی جانتا ہے اور آئندہ آنے والے حالات بھی..... کسی کو بھی اس کے علم اور معلومات تک رسائی نہیں مگر جتنی وہ خود کسی کو عطاء فرمادے..... اسکی کرسی تمام آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے..... آسمان وزمین کو سنبھالنا اور چلانا اس کے لئے کچھ دشوار نہیں..... وہ سب سے بلند اور عظیم تر ہے..... سبحان اللہ! آیۃ الکرسی توحید کا جام..... صفات الہیہ کی حسین کہکشاں..... ہر گمراہی کا توڑ..... شیطان اور شیطانیت کی شکست..... علم کا چشمہ، حفاظت کا حصار..... اور محبت کی مستی ہے..... ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کے پانچ نام، سات بنیادی صفات، سترہ بار ذکر اللہ..... سات مضامین..... پچاس کلمے، ایک سو ستر حروف..... دنیا کے ہر گمراہ فرقے کا توڑ..... شیطان کے ہر جادو اور وسوسے کا جواب..... سبحان اللہ! کیسی خوش نصیب ہے وہ امت، وہ قوم جس کو ”آیۃ الکرسی“ حاصل ہے..... سونے چاندی کی کرسیاں، چار آٹھ سال کی عارضی کرسیاں..... آیۃ الکرسی کے سامنے کیا چیز ہیں؟..... مسلمانو! مبارک ہو، مبارک، اپنی قسمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔



## آیت الکرسی کا منفرد و باکمال ترجمہ

از

حضرت شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید کی سمجھ عطاء فرمائے..... قرآن مجید کا ایک اردو ترجمہ سب سے ”منفرد“ ہے، اس ترجمے کا کمال یہ ہے کہ یہ ”تحت اللفظ“ ہے۔ یعنی جس ترتیب سے قرآن مجید کے عربی الفاظ آئے ہیں یہ ترجمہ اسی ترتیب کے مطابق چلتا ہے..... مثلاً قرآن پاک کا پہلا جملہ ہے {الْحَمْدُ لِلّٰهِ} اس میں چار ”الفاظ“ ہیں.....

۱ ال

۲ حَمْدُ

۳ لِ

۴ اللہ

اب ”تحت اللفظ“ ترجمہ بھی اسی ترتیب سے چلے گا..... پہلے ”ال“ کا پھر ”حَمْدُ“ کا..... ”سب تعریف واسطے اللہ کے“..... یہ ترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے..... اسی ترجمہ سے (اگلے صفحہ پر) آیت الکرسی کا ترجمہ پیش خدمت ہے..... ملاحظہ فرمائیں۔





اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ

اللَّهُ	لَا	إِلَهَ	إِلَّا	هُوَ	الْحَيُّ	الْقَيُّومُ	لَا تَأْخُذُهُ	سِنَّةٌ
اللہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	زندہ ہے	ہمیشہ قائم رہنے والا	نہیں پڑتی اس کو	اونگھ

وَلَا تَوْمُطُ لَهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

وَلَا	تَوْمُطُ	لَهُ	مَا فِي السَّمُوتِ	وَمَا فِي الْأَرْضِ
اور نہ	نہیند	واسطے اسی کے ہے	جو کچھ بیچ آسمانوں	اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے

مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ

مَنْ	ذَا	الَّذِي	يَشْفَعُ	عِنْدَهُ	إِلَّا	بِإِذْنِهِ	يَعْلَمُ
کون ہے	وہ	جو	سفارش کرے	نزدیک اس کے	مگر	ساتھ حکم اس کے کے	جانتا ہے

مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ

مَا	بَيْنَ أَيْدِيهِمْ	وَمَا خَلْفَهُمْ	وَلَا يُحِيطُونَ	بِشَيْءٍ
جو کچھ	آگے ان کے ہے	اور جو کچھ پیچھے ان کے ہے	اور نہیں گھیرتے	ساتھ کسی چیز کے

مِّنْ عَلَيْهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمُوتِ

مِّنْ عَلَيْهِ	إِلَّا	بِمَا شَاءَ	وَسِعَ	كُرْسِيُّهُ	السَّمُوتِ
علم اس کے سے	مگر	ساتھ اس چیز کے	کہ چاہے	کرسی اس کی نے	آسمانوں کو

وَالْأَرْضِ ۖ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

وَالْأَرْضِ	وَلَا يَئُودُهُ	حِفْظُهُمَا	وَهُوَ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيمُ
اور زمین کو	اور نہیں تھکتا اس کو	نگہبانی ان دونوں کی	اور وہ ہے	بلند مرتبہ	بڑا۔



## اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس لائق اور قابل ہی نہیں کہ..... اس کی عبادت کی جائے..... اس کے آگے جھکا جائے..... عبادت کے لائق صرف اللہ، صرف اللہ، صرف اللہ..... {اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ}..... اللہ تعالیٰ ”حی“ ہے زندہ، ہمیشہ زندہ، موت سے پاک..... زندگی دینے والا، زندگی لینے والا..... جسے چاہے زندہ کرے، جسے چاہے مار دے..... قرآن مجید نے عجیب منظر کھینچا ہے..... اے محبوب! وہ سازش کر رہے تھے کہ آپ کو پکڑ لیں یا مار ڈالیں یا نکال دیں..... وہ سازش کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ آپ کو بچانے، اٹھانے، بڑھانے، غالب فرمانے کی تدبیر کر رہا تھا..... اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر غالب رہی..... وہ جنہوں نے آپ کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا..... وہ خود کچھ عرصہ بعد مقتول ہو گئے..... وہ جو آپ کو مغلوب کرنا چاہتے تھے خود مغلوب ہو گئے..... {وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ}..... سبحان اللہ!..... کیسے آپ کو ایک مسلح افراد کے درمیان میں سے نکالا..... آپ کے صدیق کو آپ تک پہنچایا..... دونوں کو ایک غار میں حبس بٹھایا..... غار تک پہنچنے والے دشمنوں کو اندھا فرمایا..... آپ کو مدینہ جابسا یا پھر مکہ کے کفر کو مدینہ کے پاس پہنچا کر بدر میں دھلوا دیا..... پھر مدینہ کو مکہ پہنچایا اور مکہ کو پاک فرمایا وہی ”اللہ“ ہے، وہی ”حی“ ہے، وہی ”قَیُّومُ“ ہے..... وہی ”الْعَلِیُّ“ ہے، وہی ”الْعَظِيمُ“ ہے..... اللہ، اللہ، اللہ..... بھائیو! آیۃ الکرسی کو سمجھو۔



## هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

آیہ الکرسی میں اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک ”الْحَيُّ“ بھی مذکور ہے..... حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آیہ الکرسی اور پوری سورۃ بقرہ..... اللہ تعالیٰ کے دو ناموں الْحَيُّ، الْقَيُّومُ کے گرد گھومتی ہے۔

تفسیر قرطبی میں ہے:

”الْحَيُّ: اللہ تعالیٰ کے اسماء احسنیٰ میں سے ایک اسم مبارک ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ”اسم اعظم“ ہے..... یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام جب مردوں کو زندہ فرماتے تو دعاء میں ”يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ“ کہتے تھے..... اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ نے ”يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ“ کے ذریعہ دعاء کی اور بلقیس کا تخت اٹھا کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا..... یہ بھی قول ہے کہ..... بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ”اسم اعظم“ پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”يا هيا شرا هيا“ یعنی ”يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ“..... اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ”يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ“ ڈوبنے سے حفاظت کا عمل ہے۔“

تفسیر قرطبی



## يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

”اللہ تعالیٰ جانتے ہیں جو کچھ مخلوق کے سامنے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے۔“  
 {اَيِّدِيْهِمْ} اُن کے سامنے {وَمَا خَلْفَهُمْ} اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے..... اس سے کیا مراد ہے؟..... چند اقوال ملاحظہ فرمائیں۔

① جو کچھ اُن کے سامنے ہے یعنی ”دنیا“ اور جو کچھ اُن کے پیچھے یعنی بعد میں ہے.....  
 مطلب ”آخرت“..... سب کے احوال کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔

② جو کچھ اُن کے سامنے ہے..... یعنی آگے مطلب ”آخرت“ اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے..... یعنی وہ ”دنیا“ جسے وہ چھوڑ گئے..... سب کے احوال کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

③ جو کچھ اُن کے سامنے ہے یعنی ”زمین و آسمان“ اور جو کچھ اُن کے پیچھے یعنی اُن سے اوچھل ہے ”آسمانوں کے اوپر“۔

④ جو کچھ اُن کے سامنے یعنی آگے ہوگا ”اُن کے مرنے کے بعد“..... اور جو کچھ اُن کے پیچھے یعنی اُن سے پہلے تھا ”اُن کے پیدا ہونے سے قبل“۔

⑤ جو کچھ اُن کے سامنے ہے یعنی ”جو نیکی یا برائی وہ کر رہے ہیں“..... اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے یعنی ”وہ نیکی یا برائی جو وہ بعد میں کریں گے“ سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔

تفسیر کبیر



## شیطان کی ذلت اور پسپائی

شیطان موجود ہے..... اور شیطانوں کا ایک طاقتور نیٹ ورک پوری دنیا میں چل رہا ہے..... اس نیٹ ورک کا سربراہ ”ابلیس لعین“ ہے..... حضرت آقا مدنی علیہ السلام نے ہمیں سمجھایا ہے کہ شیطان جن بھی ہوتے ہیں اور انسان بھی..... شیطان ظاہری حملے بھی کرتے ہیں اور باطنی بھی..... اور یہ کہ شیطان ہمارے بدترین دشمن ہیں..... آپ روایات و احادیث پر غور کریں تو..... ”آیہ الکرسی“ شیاطین کے لئے موت کی طرح ہے..... احادیث مبارکہ میں کئی سچے قصے آئے ہیں کہ..... کس طرح سے ”آیہ الکرسی“ نے شیاطین کو بھگایا اور انہیں شکست دی..... یہ جو جن، جادو، آسیب وغیرہ ہوتے ہیں..... یہ بھی شیطان کے اثرات ہیں..... اور بے برکتی، نحوست بھی شیطان کے ہتھیار ہیں..... آیہ الکرسی کس طرح سے ہر طرح کے شیاطین کو شکست دیتی ہے..... یہ ایک مفصل موضوع ہے..... اور اس پر بہت سی روایات اور سچے قصے موجود ہیں..... ہم ان میں سے صرف ایک روایت یہاں ذکر کرتے ہیں..... اس سے پہلے ایک بات یاد آ گئی..... تہاڑ جیل دہلی میں کئی ہندو، بدھ جادوگر تھے..... ہمارے ساتھی جب ان کے سامنے آیہ الکرسی پڑھتے تو..... وہ ہانپ جاتے اور کہتے کہ یہ ہمارے بس میں نہیں ہے اور ان کا جادو اور عمل فوراً رک جاتا تھا..... لیجئے ایک مفصل روایت کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیے:

ایک صحابی غالباً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک شیطان جن سے کشتی ہوئی..... آپ نے اسے گرا دیا..... اس شیطان نے کہا کہ دوبارہ کشتی کروا کر اس بار بھی تم نے مجھے پچھاڑ دیا تو

میں تمہیں ایسی چیز سکھاؤں گا جو تمہیں فائدہ پہنچائے گی..... صحابی نے فرمایا: بہت اچھا..... کشتی ہوئی صحابی نے دوبارہ اس شیطان کو پچھاڑ دیا۔ اس شیطان جن نے کہا تم آیہ الکرسی پڑھا کرتے ہو؟ تم جس گھر میں بھی ”آیہ الکرسی“ پڑھو گے، اس میں سے شیطان اس ذلت سے بھاگ کھڑا ہوگا کہ وہ گدھے کی طرح ہوا خارج کرتا ہوگا۔  
(تفسیر قرطبی)

روایت میں ”خبج کخبج الحمار“ کے الفاظ آئے ہیں..... یعنی جس طرح گدھا آواز کے ساتھ گوز مارتا ہے..... ہوا خارج کرتا ہے..... اسی طرح شیطان کا حال ہوگا..... آئیے! دل کی محبت سے ”آیہ الکرسی“ پڑھتے ہیں:

{لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ}... (الی آخرها)



## یوم بدر کا وظیفہ

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بدر کے دن میں لڑتا رہا پھر حضور اقدس ﷺ کی طرف آیا تاکہ دیکھوں کہ..... آپ ﷺ کیا کر رہے ہیں..... آ کر دیکھا تو آپ ﷺ سجدے میں تھے اور فرما رہے تھے ”یا حییٰ یا قیوم“..... اور مزید کچھ نہیں فرما رہے تھے..... پھر میں قتال میں لوٹ آیا..... پھر واپس جا کر آپ ﷺ کو دیکھا یہی فرما رہے تھے ”یا حییٰ یا قیوم“ اسی طرح میں آتا جاتا رہا..... آپ ﷺ مسلسل اسی میں مشغول رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عطاء فرمادی۔ (تفسیر کبیر)



## حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا عمل

تفسیر قرطبی میں ہے:

”اللہ تعالیٰ جل شانہ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی ہے۔ اور اس کے پڑھنے والے کے لئے عاجل (یعنی فوری) اور آجل (یعنی آئندہ آخرت) کا بدلہ مقرر فرمایا ہے اس کا فوری بدلہ یہ ہے کہ یہ اپنے پڑھنے والے کے لئے آفات سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو گھر کے چاروں کونوں میں آیت الکرسی پڑھتے..... مطلب یہ کہ وہ اپنے گھر کی چاروں اطراف سے حفاظت اور ہر طرف سے شیطان کو بھگانے کے لئے گویا عمل فرماتے۔“ (تفسیر قرطبی)



## عمل آیت الکرسی

مرشدی و سیدی حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب نور اللہ مرقدہ جادو کے علاج کے لیے عمل آیت الکرسی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ عمل آیت الکرسی یہ ہے:

درویش تین بار، سورۃ فاتحہ تین بار، آیت الکرسی تین بار، سورۃ احلاص تین بار، سورۃ فلق تین بار، سورۃ والناس تین بار، درویش تین بار۔

فجر، ظہر اور عشاء کے بعد پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں اور ہاتھوں پر دم کر کے پورے جسم پر پھیریں۔ یہ دم مریض پر بھی کیا جاسکتا ہے۔ بعض مشائخ اس میں سورۃ الکافرون کا اضافہ بھی فرماتے ہیں۔



## آیۃ الکرسی کا خاص الخاص عمل

تمام قرآنی آیات کی سردار آیۃ الکرسی ہے..... آیۃ الکرسی کا ایک انتہائی مجرب، طاقتور اور خاص الخاص عمل ہے..... وہ یہ کہ..... جمعۃ المبارک کے دن عصر کی نماز کے بعد اسی (۸۰) بار درود شریف پڑھیں..... اور پھر آیۃ الکرسی پڑھنا شروع کر دیں..... پڑھتے جائیں، پڑھتے جائیں جب غروب میں دس پندرہ منٹ رہ جائیں تو سرنگا کر کے، عاجزی دل میں بھر کر..... اپنے گناہ یاد کر کے آنسو چھوڑ دیں..... پھر معافی مانگ کر دعاء میں ایسے گم ہوں کہ کچھ اور خبر نہ رہے..... اور پھر ”رب العالمین“ سے جو چاہیں مانگ لیں۔



# آیہ الکرسی کا نصاب

”آیہ الکرسی“ کے ذریعہ دعاء کر کے بے شمار مسائل کو حل کرایا جاسکتا ہے.....

آیہ الکرسی کتنی بار پڑھی جائے؟ چند عدد یاد کر لیں۔

✽ ایک بار..... ✽ سات بار..... ✽ اکیس بار..... ✽ پچاس بار..... ✽ ایک

سو ستر بار..... ✽ تین سو تیرہ بار..... ✽ ایک ہزار بار.....

✽ ایک بار..... ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے کی فضیلت احادیث مبارکہ میں آئی

ہے..... ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے ذمے اور حفاظت میں رہتا ہے..... اس کے اور جنت

کے درمیان صرف اس کی موت حائل ہوتی ہے اور وہ امن پاتا ہے وغیرہ..... اسی

طرح سوتے وقت بھی ایک بار پڑھنے پر کئی روایات موجود ہیں..... اور گھر میں داخل

ہوتے وقت اور نکلتے وقت بھی ایک بار پڑھنا..... بے حد نافع ہے۔

✽ سات بار..... صبح اور شام سات بار پڑھنا، بہت باعث برکت و حفاظت ہے..... اور

اگر ہر نماز کے بعد سات بار پڑھے تو عجیب فوائد کا مشاہدہ کرے گا۔

✽ اکیس بار..... یہ حفاظت کے لئے بڑا اکسیر عمل ہے۔

✽ پچاس بار..... آیہ الکرسی کے کلمات کی تعداد پچاس ہے..... پس جو اس تعداد کی مقدار

پڑھتا ہے وہ ہر طرح کی حفاظت اور رزق و قبولیت پاتا ہے۔

✽ ایک سو ستر بار..... آیۃ الکرسی کے حروف کی تعداد ایک سو ستر ہے..... حضرت امام بونی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے ایسے عجیب و غریب فوائد لکھے ہیں کہ..... عقل حیران ہو جاتی ہے..... جو چاہتا ہو ”شمس المعارف الکبریٰ“ میں دیکھ لے۔

✽ تین سو تیرہ بار..... یہ بڑے مشکل کاموں اور بڑی رکاوٹوں کو دور کرنے کا عدد ہے۔  
✽ ایک ہزار بار..... یہ آیۃ الکرسی کا باقاعدہ عامل بننے کا عدد ہے یعنی روزانہ ایک ہزار بار پڑھے۔

خلاصہ یہ ہے کہ..... پریشانیوں سے نکلیں، غفلت چھوڑیں، عاملوں اور نجمیوں سے جان چھڑائیں..... اور اللہ تعالیٰ کے عظیم ترین کلام کی سب سے عظیم ترین اور طاقتور آیت مبارکہ کو اپنا لیں..... آپ کا جو بھی مسئلہ ہو چند دن تک توجہ کے ساتھ روزانہ ایک سو ستر بار پڑھیں اور دعاء کریں..... اتنا نہیں پڑھ سکتے تو کم پڑھ لیں آپ خود محسوس کریں گے کہ آپ کے اندر کتنی روشنی اور روحانی طاقت آرہی ہے..... مخلوق میں جب کوئی چیز ”آیۃ الکرسی“ سے بڑی نہیں ہے..... نہ آسمان، نہ زمین، نہ جنت، نہ جہنم..... تو پھر کون سا مسئلہ ہے جو ”آیۃ الکرسی“ کے سامنے ٹھہر سکے گا؟..... اللہ تعالیٰ کا کلام، اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے..... اور ہم اس کلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو پا سکتے ہیں..... آئیے! دل کی توجہ سے ”آیۃ الکرسی“ پڑھتے ہیں.....

{لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ}... (الی آخرها)



# ترجمہ و فوائد آیہ الکرسی

از  
حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اللہ! اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں، جیتا ہے سب کا تھامنے والا۔ نہیں پکڑتی اس کو اونگھ اور نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے۔ کون ایسا ہے کہ سفارش کرے اس کے پاس مگر اس کے اذن سے، جانتا ہے جو خلق کے روبرو ہے اور پیٹھ پیچھے۔ اور یہ نہیں گھیر سکتے اس کے علم میں سے کچھ مگر جو وہ چاہے۔ گنجائش ہے اس کی کرسی میں آسمان اور زمین کو۔ اور تھکتا نہیں ان کے تھامنے سے، اور وہی ہے اوپر سب سے بڑا۔

## فائدہ:

رسول اکرم ﷺ نے آیہ الکرسی کو قرآن مجید کی عظیم ترین آیت فرمایا ہے۔ اور آیتوں کا سردار کہا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ جس گھر میں اس کی تلاوت کی جاتی ہے۔ اس گھر سے شیطانی اثرات دور رہتے ہیں۔

ابن کثیر۔ ج: ۱، ص: ۳۰۷



## بڑا خزانہ

اللہ تعالیٰ کا کلام..... قرآن مجید سارا کا سارا بہت افضل، بہت اعلیٰ اور بہت شاندار ہے..... پھر اس عظیم کلام میں سب سے افضل، سب سے اعلیٰ اور سب سے بہتر..... آیۃ الکرسی ہے.....

آئیے! توجہ سے پڑھ لیتے ہیں.....

{اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ}... (الآیۃ)

### چار طبقے

”آیۃ الکرسی“ تقریباً ہر مسلمان کو یاد ہوتی ہے..... یہ آیت مبارکہ آسان بھی ہے..... اکثر مسلمانوں کو یہ بھی علم ہے کہ یہ آیت قرآن مجید کی سب سے زیادہ عظمت والی آیت ہے..... اکثر مسلمان یہ بھی جانتے ہیں کہ ”آیۃ الکرسی“ دنیا کے ہر خزانے اور ہر نعمت سے بڑھ کر ہے..... مگر پھر بھی اکثر لوگ ”آیۃ الکرسی“ کا زیادہ اہتمام نہیں کرتے..... بات دراصل یہ ہے کہ ”آیۃ الکرسی“ بہت اونچی نعمت ہے..... یہ نعمت اللہ تعالیٰ ہر کسی کو عطا نہیں فرماتے..... یہ بہت بڑا شاہی خزانہ ہے..... یہ خزانہ ہر کسی کو نہیں دیا جاتا..... یہ ایک خاص قسم کی طاقت ہے..... یہ طاقت ہر کسی کو نہیں ملتی..... اس لئے آپ نے دیکھا ہوگا کہ لوگ طرح طرح کے وظائف میں گھنٹوں لگا دیتے ہیں..... مگر ”آیۃ الکرسی“ نہیں پڑھتے..... عاملوں کے دروازوں پر گھنٹوں بیٹھے رہتے ہیں..... مگر سب سے بڑا عمل یعنی ”آیۃ الکرسی“ نہیں اپناتے..... بلکہ حالت یہاں

تک جا پہنچی ہے کہ..... اگر آپ سے کوئی شخص کوئی خاص عمل پوچھے اور آپ اسے ”آیہ الکرسی“ بتا دیں تو وہ مایوس نگاہوں سے دیکھنے لگتا ہے..... کیونکہ وہ ”آیہ الکرسی“ کو خاص عمل نہیں سمجھتا..... ہاں! اگر اجنبی الفاظ والی دعائیں بتا دو تو وہ خوش ہو جاتا ہے..... یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ..... ”آیہ الکرسی“ صرف چار طبقوں کو اہتمام کے ساتھ نصیب ہوتی ہے.....

۱ ﴿انبیاء علیہم السلام﴾ کو..... اب نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔

۲ ﴿صدیقین﴾ کو..... یہ دروازہ کھلا ہے مگر ”صدیق“ کا بلند مقام بہت کم افراد کو ملتا ہے..... {وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ}

۳ ﴿وہ شخص جس سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں﴾..... اسے ”آیہ الکرسی“ کا اہتمام نصیب ہوتا ہے..... یہ دروازہ کھلا ہے..... اللہ تعالیٰ ہمیں اس طبقے میں شامل فرمائے۔

۴ ﴿وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل یعنی شہید ہونا ہو﴾..... اسے ”آیہ الکرسی“ کا اہتمام نصیب ہوتا ہے..... اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ میں سے جو چاہتا ہو اسے یہ مقام عطا فرمائے۔

بھائیو! اور بہنو! ”آیہ الکرسی“ بڑی نعمت ہے..... بہت عظیم نعمت..... زندگی کے سانس باقی ہیں اس نعمت کا زیادہ سے زیادہ ذخیرہ جمع کر لو..... آئیے! دل کے شوق سے پڑھتے ہیں..... {اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ}... (الایۃ)

### عجیب نکتہ

”آیہ الکرسی“ کے بارے میں احادیث، روایات اور اقوال بہت زیادہ ہیں..... اس عظیم الشان ”آیت مبارکہ“ کی فضیلت صحیح احادیث میں بھی آئی ہے..... اور بہت سی ضعیف روایات بھی اس کے فضائل بیان کرتی ہیں..... امت مسلمہ کے ائمہ، محدثین اور صوفیاء نے اس آیت مبارکہ پر مستقل کتابیں لکھی ہیں..... اور اس کے عجیب و غریب فضائل و خواص بیان فرمائے

ہیں..... ہمیں اپنی نظر ”احادیث صحیحہ“ پر رکھنی چاہیے..... اور ان سے ”آیہ الکرسی“ کا مقام سمجھنا چاہیے..... ”احادیث صحیحہ“ میں آیت الکرسی کا ایک خاص فائدہ یہ مذکور ہے کہ..... یہ آیت مبارکہ شیطان کو بھگاتی ہے..... شیطان کے شر، وسوسے اور نقصان سے بچاتی ہے..... اور اس کا پڑھنے والا ایک ایسی خاص حفاظت میں آجاتا ہے جس حفاظت کو شیاطین نہیں توڑ سکتے..... اور آیہ الکرسی پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ حفاظت کے خاص فرشتے نازل فرما دیتا ہے..... یہ مضمون کئی احادیث مبارکہ میں آیا ہے..... اس سے بعض اہل علم نے یہ عجیب نکتہ سمجھا ہے کہ..... آیہ الکرسی انسان کو شیطان، جن، جادو، نظر سے تو بچاتی ہی ہے..... ساتھ ساتھ ہر اس حالت میں یہ کام آتی ہے جسے ہم ”شیطانی حالت“ یا ”شیطانی کیفیت“ کہہ سکتے ہیں..... یہ شیطانی حالت ہم پر شیطان کے حملے کی وجہ سے طاری ہوتی ہے..... مثلاً بہت زیادہ غصہ، گندی اور ناجائز شہوت کا بھڑکنا..... بد نظری کی طرف مائل ہونا..... میاں بیوی کا آپس میں لڑنا..... مسلمانوں سے فضول جھگڑایا گالم گلوچ کرنا..... ایک دم مایوس ہو کر بھج جانا..... غیر اللہ میں سے کسی کے خوف یا ڈر کا مسلط ہو جانا..... وغیرہ وغیرہ.....

یہ سب حالتیں اور کیفیات ہم پر..... شیطان کے حملے کی وجہ سے آتی ہیں..... وہ شیطان انسانوں میں سے ہو یا جنات میں سے..... اب جبکہ ”آیہ الکرسی“ میں اللہ تعالیٰ نے یہ تاثیر رکھی ہے کہ..... وہ اصل شیطان کو بھگا دیتی ہے تو پھر..... شیطانی کیفیات کو بھگانا تو اس کے لئے اور زیادہ آسان ہے..... پس ہم پر جب ایسے ”شیطانی حالات“ آئیں تو ہم یقین اور توجہ سے ”آیہ الکرسی“ کا ورد شروع کر دیں..... اس سے ان شاء اللہ یہ کیفیات درست ہو جائیں گی..... اسی طرح اگر یہ ”شیطانی کیفیات“ ہم پر تو نہ ہوں مگر آس پاس بن رہی ہوں..... مثلاً گانے بجانے کی آوازیں، مسلمانوں کا باہمی جھگڑا..... اہل غیبت کی مجلس، چغل خوروں کے فتنے..... تب بھی ہم ”آیہ الکرسی“ کی امان میں آکر اپنے آس پاس کی ان شیطانی کیفیات سے خود کو محفوظ کر سکتے ہیں..... آئیے! مکمل یقین کے ساتھ پڑھتے ہیں.....

{اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ}... (الآیۃ)

## آیۃ الکرسی اور جہاد

صاحب فضائل حفاظ قرآن لکھتے ہیں:

”ترمذی نے اپنی سند کے ذریعے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد عالی نقل کیا ہے کہ ہر چیز کی ایک کوہان و بلندی ہوتی ہے اور قرآن کی کوہان و بلندی ”سورۃ بقرہ“ ہے..... اور اس میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن کی تمام آیتوں کی سردار ہے اور وہ ”آیۃ الکرسی“ ہے۔ (ترمذی)

سورۃ بقرہ کو قرآن کی کوہان اس لئے فرمایا کہ یہ سب سے لمبی سورت ہے، نیز وہ بہت سے احکام پر مشتمل ہے یا اس لئے کہ اس میں ”جہاد“ کا حکم ہے جس سے اسلام کو سر بلندی حاصل ہوتی ہے اور ”آیۃ الکرسی“ کو تمام آیتوں کی سردار فرمانے کی وجہ غالباً یہ ہے کہ اس آیت میں اسم ظاہر اور اسم ضمیر دونوں ملا کر اللہ تعالیٰ کا نام ”سترہ“ مرتبہ آیا ہے۔ واللہ اعلم“ (فضائل حفاظ قرآن)

آپ قرآن مجید میں جہاد کے بارے میں شیطان کا کردار پڑھیں..... وہ کس طرح سے کافروں کو مسلمانوں پر حملے کے لئے اکساتا ہے..... کس طرح سے منافقین کو جہاد کے خلاف استعمال کرتا ہے..... وہ کس طرح سے اہل مال پر بخل کے شکنجے کستا ہے تاکہ وہ جہاد پر مال خرچ نہ کریں..... وہ کس طرح سے مسلمانوں میں کافروں کا خوف اور رعب پھیلانے کی کوشش کرتا ہے..... خلاصہ یہ کہ شیطان ہر سطح پر جہاد اور مجاہدین کے خلاف سرگرم رہتا ہے..... ”آیۃ الکرسی“ شیطان اور اس کی تمام تدبیروں کا توڑ ہے..... مجاہدین اگر اسے اپنائیں تو وہ مضبوط، غالب اور ثابت قدم رہیں..... اور شہادت تک ڈٹے رہیں..... دوسرا یہ کہ ”آیۃ الکرسی“ میں ”حفاظت“ کی مضبوط تاثیر ہے..... جیسا کہ کئی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے..... چنانچہ اگر مجاہدین ”آیۃ الکرسی“

کا اہتمام کریں تو وہ دشمنوں کی بہت سی سازشوں اور تدبیروں سے محفوظ رہ سکتے ہیں، ان شاء اللہ۔ آئیے! محبت کے ساتھ پوری آیۃ الکرسی پڑھتے ہیں.....

{اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ}... (الایۃ)

### ایک وظیفہ

اب تین ضروری باتیں اور ایک وظیفہ عرض خدمت ہے..... پہلی بات یہ کہ..... آپ میں سے جو باقاعدہ قاری نہیں ہیں وہ آج ہی ”آیۃ الکرسی“ کسی عالم یا قاری کو سنا کر الفاظ کی تصحیح کرا لیں..... قرآن مجید کا حق لازم ہے کہ ہم اسے درست تجوید کے ساتھ پڑھیں..... قرآن مجید غلط پڑھنے سے گناہ ہوتا ہے..... اس لئے بہت فکر کریں اور اپنی ”آیۃ الکرسی“ اور ”باقی تلاوت“ درست کر لیں..... اس بارے میں ہرگز نہ شرمائیں بلکہ یہ ذہن بنائیں کہ مسلمان ہو کر غلط قرآن پڑھنا بڑی بے شرمی والا کام ہے..... دوسری بات یہ ہے کہ ”آیۃ الکرسی“ کا ترجمہ پڑھ لیں اور سمجھ لیں..... اور اس میں جو کچھ فرمایا گیا ہے اس پر اپنے یقین کو مضبوط کریں..... تیسری بات یہ ہے کہ پختہ عزم اور وعدہ کریں کہ..... ہر فرض نماز کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی پڑھیں گے..... فجر اور مغرب کے بعد تین بار..... گھر سے نکلنے وقت اور گھر میں داخل ہوتے وقت..... اور رات کو سوتے وقت ایک ایک بار..... یہ آیۃ الکرسی کا ضروری نصاب ہے..... باقی مزید جس کو جتنی توفیق ملے..... ان تین باتوں کے بعد وظیفہ حاضر خدمت ہے.....

جس مسلمان کو رزق کی تنگی ہو، اسباب بند ہو چکے ہوں..... قرضے جکڑ چکے ہوں اور کوئی ذریعہ وسیلہ نہ بنتا ہو..... وہ دو رکعت نماز ادا کر کے با وضو..... ایک سو ستر بار آیۃ الکرسی پڑھے اور اس کے بعد تین ہزار بار..... يَا كَافِي، يَا غَنِي، يَا فَتَّاح، يَا زَادَاق..... پڑھے..... اور آخر میں دعاء کرے (اول آخر سات سات بار درود شریف)۔

یہ عمل اگر آدھی رات کے بعد یا تہجد کے وقت ہو تو بہت زیادہ مؤثر ہے..... ورنہ کسی بھی

وقت کر لیں..... ان شاء اللہ ایک بار کرنے سے ہی خیر کے آثار ظاہر ہو جائیں گے..... بس یقین رکھیں اور تھوڑا سا صبر اور انتظار کریں..... یا اللہ! ہر مومن مسلمان مرد و عورت کو..... رزق حلال وافر وسعت والا عطاء فرما..... اور ہم سب کو ”آیہ الکرسی“ کی خاص برکات عطاء فرما۔



## اُمت کی ضرورت

اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں..... اور جس کو چاہتے ہیں دوسروں پر ”فضیلت“ عطاء فرماتے ہیں..... اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ”فضیلتوں“ کو تسلیم کرنا ایمان اور عقل کی نشانی ہے..... اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں..... ”آیۃ الکرسی“ کو زیادہ فضیلت عطاء فرمائی ہے..... پس جو اس آیت مبارکہ سے یاری لگاتا ہے..... وہ بھی طرح طرح کی فضیلتیں پاتا ہے..... آیت الکرسی کا ایک لقب ”ولیۃ اللہ“ ہے..... یعنی اللہ تعالیٰ کی ولی، اللہ تعالیٰ کی پیاری..... اور اس آیت مبارکہ کو پڑھنے والے اللہ تعالیٰ کے ہاں ”معزز“ ہیں..... دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی..... آئیے! سعادت سمجھ کر پوری ”آیۃ الکرسی“ پڑھ لیتے ہیں.....

{اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ}... (الایۃ)

### کلام برکت

کوشش کریں کہ ”آیۃ الکرسی“ کو اچھی طرح سمجھ لیں..... پھر اسے اپنے دل میں اُتاریں بے شک یہ آیت مبارکہ دل کو اللہ تعالیٰ کے نور سے بھر دیتی ہے..... حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کا بڑا اہتمام فرماتے تھے کہ..... جب وہ سونے لگیں تو ”آیۃ الکرسی“ کا تازہ نور ان کے دلوں میں ہو..... اس لئے سوتے وقت ”آیۃ الکرسی“ کی تلاوت فرماتے تھے..... امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل فرمایا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”میرے خیال میں نہیں آتا کہ عاقل آدمی جو مسلمان ہو اور پھر وہ آیہ الکرسی پڑھے بغیر رات کو سو جاتا ہو۔“ (ابوداؤد)

آیہ الکرسی کا مفہوم سمجھنے کے لئے امام المفسرین حضرت شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ یہاں پیش کیا جا رہا ہے..... خوب غور سے پڑھیں..... حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں بڑے اونچے اشارے اور از ہوتے ہیں آپ آیہ الکرسی کا ترجمہ یوں پیش فرماتے ہیں.....

”اللہ! اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں، جیتا ہے، سب کا تھامنے والا..... نہیں پکڑتی اس کو اونگھ اور نہ نیند..... اسی کا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے، کون ایسا ہے کہ سفارش کرے اس کے پاس، مگر اس کے اذن سے..... جانتا ہے جو خلق کے روبرو ہے اور پیٹھ پیچھے..... اور یہ نہیں گھیر سکتے اس کے علم میں سے کچھ، مگر جو وہ چاہے..... گنجائش ہے اس کی کرسی میں آسمان اور زمین کو اور تھکتا نہیں ان کے تھامنے سے اور وہی ہے اوپر، سب سے بڑا۔“ (موضح قرآن)

سبحان اللہ! کیسا شاندار ترجمہ ہے..... اب اسے پڑھ کر اپنے دل میں جھانکیں..... کیا انڈیا اور کیا امریکہ، کیا اسرائیل اور کیا برطانیہ..... کیا بل گیسٹس اور کیا زکریا برگ..... سب کتنے چھوٹے، حقیر، بلبے اور غبارے نظر آتے ہیں..... ان سب نے فنا ہونا ہے، مرنا ہے..... یہ سب نیند اور اونگھ کے محتاج..... نہ آگے کا کچھ جانتے ہیں نہ پیچھے کا..... یہ نہ وقت کو روک سکتے ہیں نہ زمانے کو..... اور نہ اپنے بخار کو..... نہ دنیا میں ان کی مرضی چلتی ہے اور نہ آخرت میں..... یہ نہ کسی کو زندگی دے سکتے ہیں اور نہ موت..... نہ یہ اپنے فنا کو روک سکتے ہیں اور نہ اپنے بڑھاپے کو..... پھر وہ امت ان سے کیوں ڈرے، کیوں دبے جس کے پاس ”آیہ الکرسی“ ہے..... اللہ تعالیٰ کی وہ پیاری، بلند اور عظیم آیت..... جس کو اللہ تعالیٰ نے ہونٹ بھی عطاء فرمائے ہیں اور زبان بھی..... اور وہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے پائے کے ساتھ کھڑی ہو کر..... اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے..... اتنی عظیم اور بلند آیت جس انسان کے دل میں ہو..... وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں

ڈرتا..... کسی سے نہیں دبتا..... یا اللہ! ہمیں اس آیت مبارکہ کا حقیقی نور عطا فرما..... آیۃ! وجد کے ساتھ پوری آیت الکرسی پڑھتے ہیں.....

{اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ}... (الایۃ)

### اسم اعظم والی

ایک روایت میں فرمایا گیا ہے کہ..... اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے.....

① {اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ}... (سورۃ بقرہ)

② {الَمْ ۝ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ}... (سورۃ آل عمران)

(مسند احمد عن اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا)

دوسری روایت میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم جس کے ذریعے سے مانگی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے..... ان تین سورتوں ① سورۃ بقرہ ② سورۃ آل عمران ③ سورۃ طہ میں ہے۔ (ابن مردویہ)

پہلی دو سورتوں کی آیات تو اوپر والی روایت میں آگئیں جبکہ سورۃ طہ کی آیت مبارکہ یہ ہے۔  
{وَعَسَتْ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ}

ان دو روایات کو مد نظر رکھتے ہوئے..... بعض اہل علم کا قول ہے کہ..... اسم اعظم..... {اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ} ہے..... جبکہ بعض نے فرمایا ہے کہ..... اسم اعظم {الْحَيُّ الْقَيُّومُ} ہے..... بہر حال ”اسم اعظم“ کے بارے میں کئی اقوال ہیں..... مگر یہ بات تو واضح ہے کہ ”آیۃ الکرسی“ میں اسم اعظم موجود ہے..... اور ویسے بھی یہ پوری آیت مبارکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بھری ہوئی ہے..... اس ایک آیت مبارکہ..... یعنی آیۃ الکرسی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر سترہ بار آیا ہے..... پانچ بار تو ظاہری الفاظ میں..... جبکہ بارہ بار ”ضمائر“ میں..... اکثر لوگ جب شمار کرنے بیٹھتے ہیں تو ان سے سترہ کا عدد پورا نہیں ہوتا ہے..... اس لئے ہم وہ سترہ مقامات یہاں درج کر

رہے ہیں.....

۱ {اللَّهُ}... اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ۔

۲ {هُوَ}... اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ۔

۳ {الْحَيُّ}

۴ {الْقَيُّومُ}

۵ {۵}... لَا تَأْخُذُهُ۔

۶ {۵}... لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ۔

۷ {۵}... مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ۔

۸ {۵}... إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

۹ {هُوَ}... يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ... يَعْلَمُ مِثْلَ ”هُوَ“ پوشیدہ ہے۔

۱۰ {۵}... مِنْ عِلْمِهِ۔

۱۱ {هُوَ}... جو ”بِمَا شَاءَ“ میں پوشیدہ ہے۔

۱۲ {۵}... كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ۔

۱۳ {۵}... وَلَا يَؤُودُهُ۔

۱۴ {هُوَ}..... یہ ”حِفْظُهُمَا“ میں پوشیدہ ہے..... کیونکہ جب مصدر مفعول کی طرف

مضاف ہو تو فاعل مضمّر ہوتا ہے..... تقدیر اس طرح ہوگی..... وَلَا يَؤُودُهُ أَنْ يَحْفَظَهُمَا أَيُّ هُوَ۔

۱۵ {هُوَ}... وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ۔

۱۶ {الْعَلِيُّ}

۱۷ {الْعَظِيمُ}

آئیے! سترہ بار اللہ تعالیٰ کے ذکر کو دھیان میں رکھ کر ایک بار ”آیۃ الکرسی“ پڑھ لیتے ہیں۔

{اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ}... (الایۃ)

## دس جملے

”آیت الکرسی“ کے مقابلے میں کوئی ”باطل کلام“ نہیں ٹھہر سکتا..... کوئی جادو، کوئی منتر، کوئی تنتر، کوئی شعبدہ یا کوئی شیطانی تصرف..... آیۃ الکرسی کے مقابلے میں ذرہ برابر طاقت نہیں رکھتا..... ماضی میں بعض جادوگروں نے سخت محنت کر کے شیطانی طاقتوں کو..... اپنے ساتھ لیا اور عجیب شعبدے دکھا کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی..... ان میں سے کوئی آگ میں کود جاتا تھا اور کوئی ہوا میں اڑنے لگتا تھا..... مگر جب اہل حق میں سے کوئی اس کے سامنے ”آیت الکرسی“ پڑھتا تو اس کا جادو فوراً ٹوٹ جاتا..... کیونکہ جادو سفلی کوڈ ہے..... جبکہ آیۃ الکرسی روحانی طاقتوں کا سب سے بڑا کوڈ ہے..... آیۃ الکرسی کی تفسیر غور و فکر سے پڑھی جائے تو اس میں علم کا بے کراں سمندر نظر آتا ہے اور اس کا ہر جملہ انسان کو عجیب روحانی ترقی اور پرواز عطاء فرماتا ہے..... آیۃ الکرسی کی مکمل تفسیر لکھنے کا تو یہ موقع نہیں..... بس مختصر طور پر اس کے دس جملے اور ان کا ترجمہ یہاں پیش کیا جا رہا ہے.....

﴿۱﴾ {لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ}..... اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں..... صرف اللہ تعالیٰ ہی ”الہ“ ہے۔

﴿۲﴾ {الْحَيُّ الْقَيُّومُ}..... وہ زندہ ہے، سب کا تھامنے والا..... موت اور محتاجی سے پاک۔

﴿۳﴾ {لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ}..... نہ اس کو اونگھ دبا سکتی ہے نہ نیند..... غفلت اور کمزوری سے پاک۔

﴿۴﴾ {لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ}..... آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے..... ہر چیز کا اصل مالک وہی ہے..... ہر چیز پر اسی کا حکم چلتا ہے۔

﴿۵﴾ {مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ اِلَّا بِاِذْنِهٖ}..... ایسا کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر

اس کے ہاں کسی کی سفارش کر سکے..... اللہ تعالیٰ کی عظمت، تہر، ہیبت اور حلال کہ..... قیامت کے دن کوئی اس کی اجازت کے بغیر نہ بول سکے گا اور نہ کسی کی سفارش کر سکے گا۔

﴿يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ﴾..... وہ مخلوق کے تمام حاضر اور غائب حالات کو جانتا ہے..... اس کے علم کی وسعت کہ جو ہو چکا، جو ہو رہا ہے اور جو ہوگا..... جو سامنے ہے یا مخلوق سے اوجھل ہے..... وہ سب اس کے علم میں ہے..... اس کے علم کے سامنے زمانے کا کوئی فرق نہیں..... حال ہو یا مستقبل۔

﴿وَلَا يَحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ﴾..... اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے..... اللہ تعالیٰ کا علم اور معلومات ناقابلِ تسخیر ہیں..... کوئی ان تک نہیں پہنچ سکتا..... ہاں! یہ اس کا فضل کہ..... وہ کچھ علم اور معلومات اپنی مخلوق کو عطاء فرماتا ہے..... جتنا وہ چاہتا ہے۔

﴿وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ﴾..... اس کی کرسی نے سب آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے..... کرسی سے مراد یا تو واقعی ”کرسی“ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قدموں کی جگہ..... جیسا کہ اس کی شان کے مطابق ہو..... نہ اس کے قدموں کی کوئی مثال اور نہ اس کی کرسی کی کوئی مثال..... یہ عظیم کرسی اتنی بڑی کہ سات آسمان اور سات زمینیں اس میں یوں سما جائیں جس طرح..... ایک انگوٹھی کسی صحرا میں..... اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان مخلوقات بے شمار ہیں..... انسان کی سوچ سے بہت بلند، بہت دور۔

﴿وَلَا يُوْدُّهُ حِفْظُهُمَا﴾..... آسمان و زمین کو سنبھالنا اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ دشوار نہیں..... اس نے ہی ان کو بنایا..... وہی ان کو چلا رہا ہے..... وہی ان کی حفاظت فرما رہا ہے..... اور وہی جب چاہے گا ان کو ختم فرمائے گا اور یہ سب کچھ اس کے لئے کچھ

مشکل نہیں..... عظیم قدرت، عظیم طاقت، عظیم شان۔

﴿وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾..... وہ بلند ہے..... اور عظیم ہے..... ذات بھی بلند، صفات

بھی بلند..... سب سے اوپر، سب کے اوپر..... سب پر غالب..... سب پر قاہر.....

اور سب سے عظیم اور بڑا..... اللہ اکبر۔

آئیے!..... ان دس جملوں کو یقین کے ساتھ دل میں اُتارتے ہوئے..... آیہ الکرسی پڑھتے

ہیں۔

{اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ}... (الایۃ)

### دو طرفہ تعلق

سونا قیمتی ہوتا ہے..... مگر اُسی کے لئے جس کے پاس ہو..... پانی پیاس بجھاتا ہے مگر اسی کی  
جوا سے چپے..... ”آیہ الکرسی“ بڑی عظیم نعمت ہے..... مگر اسی کے لئے جو اسے پائے..... ایک  
مسلمان ”آیہ الکرسی“ سے وہ فائدے اٹھا سکتا ہے جو اب بقی مالدار اپنے مال سے نہیں اٹھا  
سکتے..... لیکن ”آیہ الکرسی“ کا فائدہ اسی کو ملتا ہے جو اس کے مطالبات اور تقاضے پورے  
کرے..... اگر کوئی شخص شرک کرتا ہو..... غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز دیتا ہو..... مزاروں پر جا کر  
منتیں مانتا ہو..... نجومیوں، جادوگروں اور عاملوں کے قدموں میں گرتا ہو..... طاغوتوں، ظالم  
حکمرانوں اور منافقوں کے تلوے چاٹتا ہو..... ایسے شخص کو ”آیہ الکرسی“ سے کیا فائدہ ملے  
گا؟..... آیہ الکرسی کا پہلا سبق اور پہلا جملہ ہی یہی ہے کہ..... صرف ایک اللہ تعالیٰ سے  
جڑو..... اس کے سوا نہ کسی کو معبود مانو..... نہ مشکل کشا اور نہ حاجت روا..... جس پر بھی موت آتی  
ہو وہ معبود نہیں ہو سکتا..... آیہ الکرسی کا پہلا تقاضہ یہ ہے کہ..... ہم عقیدہ توحید پر پختہ ہوں.....  
ہم آیہ الکرسی کے ہر جملے پر مکمل ایمان لائیں..... اور دل سے یقین رکھیں..... ہم آیہ الکرسی کو  
درست تلفظ کے ساتھ پڑھنا سیکھیں..... اور پھر ہم یقین اور محبت کے ساتھ آیہ الکرسی کو اپنا ورد بنا

لیں..... یاد رکھیں!..... یہ آیت بہت بڑا خزانہ ہے..... جو اسے جتنا اپناتا ہے وہ اسی قدر اس سے فائدہ پاتا ہے..... آئیے! اخلاص کے ساتھ ایک بار آیہ الکری پڑھ لیں.....

{لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ}... (الآية)

## بڑی ضرورت

”آیہ الکری“ موجودہ زمانے میں ہم مسلمانوں کی بڑی ضرورت ہے..... آپ قرآن مجید کے اس مقام کو دیکھیں جہاں ”آیہ الکری“ آئی ہے۔ سورہ بقرہ میں تیسرے پارہ کا آغاز..... وہاں آیات کے ربط سے یہی سمجھ آتا ہے کہ..... جب باہمی لڑائیاں اور اختلافات شدید ہو جائیں..... نہ کوئی منزل رہے نہ کنارہ..... اور دنیا محبوب اور آخرت فراموش ہو جائے تو..... ایسے وقت میں توحید کا رنگ اور آیہ الکری کا نور..... دلوں اور قوموں کو سنبھالتا ہے..... اللہ تعالیٰ ہمیں یہ نعمت نصیب فرمائے..... آئیے! ایک بار پھر آیہ الکری پڑھ لیتے ہیں۔

{لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ}... (الآية)



# ترجمہ آیۃ الکرسی مع فوائد

از

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

اللہ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ (الی قولہ تعالیٰ) وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ اللہ تعالیٰ (ایسا ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں، زندہ ہے (جس کو کبھی موت نہیں آسکتی) سنبھالنے والا ہے (تمام عالم کا) نہ اُس کو اودگھد باسکتی ہے اور نہ نیند (دبا سکتی ہے) اسی کے مملوک ہیں سب جو کچھ (بھی) آسمانوں میں (موجودات) ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں ایسا کون شخص ہے جو اس کے پاس (کسی کی) سفارش کر کے بدون اس کی اجازت کے، وہ جانتا ہے ان (موجودات) کے تمام حاضر اور غائب حالات کو اور وہ موجودات اس کے معلومات میں سے کسی چیز کو اپنے احاطہ علمی میں نہیں لاسکتے مگر جس قدر (علم دینا وہی) چاہے اس کی کرسی (اتنی بڑی ہے کہ اس) نے سب آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ان دونوں (آسمان اور زمین) کی حفاظت کچھ گراں نہیں گزرتی اور وہ عالی شان عظیم الشان ہے۔

**فائدہ:** قیامت میں انبیاء و اولیاء گناہ گاروں کی شفاعت کریں گے وہ اول حق تعالیٰ کی مرضی پالیں گے جب شفاعت کریں گے اور کرسی ایک جسم ہے عرش سے چھوٹا اور آسمان سے بڑا جیسا روح المعانی بسند ابن جریر اور ابوالشیخ اور ابن مردویہ بروایت حضرت ابوذر مروی ہے کہ انہوں

نے رسول اللہ ﷺ سے کرسی کی نسبت پوچھا، آپ نے فرمایا: اے ابو ذر! ساتوں آسمان اور ساتوں زمین کرسی کے سامنے ایسے ہیں جیسے ایک حلقہ یعنی چھلا ایک بڑے میدان میں پڑا ہو اور عرش اس کرسی سے اتنا بڑا ہے جیسے وہ میدان اس چھلے سے بڑا ہے۔ اور بسند دار قطنی و خطیب بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس کی تفصیل پوچھی گئی آپ نے کرسی کو بتلا کر فرمایا کہ عرش کی کوئی حد ہی نہیں بتلا سکتا اور علو کا حاصل نفی ہے صفات نقص کی اور عظمت کا حاصل اثبات ہے صفات کمال کا۔



## احادیث مبارکہ

### سب سے زیادہ عظمت والی

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) پوچھا: ”اے ابوالمنذر! (یہ ان کی کنیت ہے) کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سب سے زیادہ عظمت والی وہ کونسی آیت ہے جو تمہارے پاس ہے؟“  
میں نے عرض کیا:

”اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا:

”اے ابوالمنذر! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سب سے زیادہ عظمت والی وہ کونسی آیت ہے جو تمہارے پاس ہے؟“  
میں نے عرض کیا:

{اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ} ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا:

”اے ابوالمنذر! تمہیں علم مبارک ہو۔“



## عظیم الشان آیت

حضرت ایفغ بن عبدالکلاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

”ایک شخص نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! قرآن مجید میں سب سے زیادہ عظمت والی ”سورۃ“ کون سی ہے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

{قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ}

اس نے عرض کیا:

”قرآن مجید میں سب سے زیادہ عظمت والی ”آیت“ کون سی ہے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آیہ الکرسی ..... {لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ}

اس نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! وہ کونسی آیت ہے جس کے بارے میں آپ پسند کرتے ہیں کہ وہ آپ

کو اور آپ کی امت کو (فائدہ) پہنچائے؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سورۃ البقرہ کی آخری آیات۔ بے شک وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ان خزانوں میں

سے ہیں جو عرش الہی کے نیچے ہیں۔ یہ آیات اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہیں اور

دنیا اور آخرت کی ایسی کوئی بھلائی نہیں ہے جو ان میں نہ ہو۔“

## آیت الکرسی اور شیطان

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

ان کی ایک بوری تھی، جس میں وہ کھجوریں رکھا کرتے تھے، شیطان آتا اور اُس سے کھجوریں نکال کر لے جاتا۔ اُنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جاؤ! (اب) جب اس کو دیکھو تو یوں کہنا: ”بِسْمِ اللّٰهِ اَجِیْبِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ“ (اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، چل اللہ کے رسول کے پاس چل۔)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”(ایک بار) میں نے اُس (شیطان) کو پکڑ لیا، اُس نے قسم کھائی کہ میں آئندہ کبھی نہیں آؤں گا، تو میں نے اُس کو چھوڑ دیا۔ پھر جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تمہارے قیدی کا کیا بنا؟“

میں نے عرض کیا:

”اس نے قسم اٹھائی ہے کہ وہ دوبارہ نہیں آئے گا۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اُس نے جھوٹ بولا اور وہ جھوٹ بولنے کا عادی ہے۔“

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(اگلی رات وہ دوبارہ آ گیا اور) میں نے اُسے پھر پکڑ لیا۔ اُس نے پھر قسم اٹھائی کہ

اب دوبارہ نہیں آؤں گا۔ چنانچہ میں نے اُسے پھر چھوڑ دیا۔ اور (پھر جب)

میں آپ ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا:  
 ”تمہارے قیدی کا کیا بنا؟“

میں نے عرض کیا:

”دوبارہ نہ کرنے کی قسم کھا کر گیا ہے۔“

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اُس نے جھوٹ بولا اور وہ جھوٹ بولنے کا عادی ہے۔“

(اگلی رات وہ پھر آ گیا۔ اب کی بار) میں نے اسے پکڑا اور کہا: ”اب میں تجھے ہرگز  
 نہیں چھوڑوں گا اور نبی کریم ﷺ کے پاس لے جا کر رہوں گا۔“  
 اُس نے کہا:

”(تم مجھے چھوڑ دو۔ اس کے بدلے میں) میں تمہیں ایک چیز یعنی آیت الکرسی بتاتا  
 ہوں، تم اپنے گھر میں وہ پڑھ لیا کرو تو کوئی شیطان وغیرہ تمہارے قریب بھی نہ پھٹک  
 سکے گا۔“

(اگلی صبح) میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے پوچھا:  
 ”تمہارے قیدی کا کیا بنا؟“

”میں نے وہ ساری بات بتادی جو اُس نے کہی تھی۔“

آپ ﷺ نے فرمایا:

”سچی بات کہہ گیا ہے، اگرچہ ہے جھوٹا۔“

(الترغیب و الترہیب۔ کتاب قراءۃ القرآن، باب الترغیب فی قراءۃ آیت الکرسی و ما

جاء فی فضلہا، حدیث رقم: ۱، جلد: ۲، ص: ۲۴۳۔ ط، وحیدی کتب خانہ، بشاور)



## صرف موت کا فاصلہ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں:

میں نے اس منبر پر (مسجد نبوی کا منبر) نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا:

”جو کوئی ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لے اُس کے جنت میں داخل ہونے میں صرف موت رکاوٹ ہے۔ اور جو کوئی اسے سوتے وقت پڑھ لے اللہ تعالیٰ اُس کے اور اُس کے پڑوسی کے اور اُس پاس کے تمام گھروں کو محفوظ کر دیتے ہیں۔“

(کنز العمال۔ کتاب الاذکار، فصل فی فضائل السور و الآیات، حدیث رقم:

۴۰۵۳، جلد: ۲، ص: ۱۳۰۔ ط، رحمانیہ لاہور)



## بہت نافع عمل

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو کوئی سورۃ مؤمن (غافر) کی پہلی دو آیات {إِلَیْهِ الْمَصِیْرُ} تک اور آیۃ الکرسی صبح کو پڑھے تو شام تک اس کی حفاظت کی جاتی ہے اور جو شام کو پڑھے تو صبح تک اس کی (ان آیات کی برکت سے) حفاظت فرمائی جاتی ہے۔“

(ترمذی۔ الدر المنثور)



## سردار آیت

حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

”ہم حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے درمیان یہ مذاکرہ چل رہا تھا کہ قرآن کریم کا افضل ترین حصہ کون سا ہے؟ ایک آدمی نے کہا: (سب سے فضیلت والی آیت) بنی اسرائیل کی آخری آیت ہے۔ دوسرے نے کہا: کھلیعص اور طہ (سورتیں افضل) ہیں۔ ایک اور آدمی بولا: سورۃ یس اور سورۃ تبارک الذی (افضل ہے)۔ لوگ اسی طرح آگے پیچھے کی باتیں کرتے رہے۔ مجمع میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے انہوں نے (ابھی تک) کوئی جواب نہ دیا تھا۔ (آخر) انہوں نے ارشاد فرمایا: ”آیت الکرسی کی فضیلت تم سے کیوں اوجھل ہو گئی؟“

ہم نے کہا:

”اے ابوالحسن! آیت الکرسی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے جو سنا ہو، ہمیں وہ بیان فرمائیں۔“

انہوں نے فرمایا:

”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ) فرماتے ہوئے سنا:

”نبیوں کے سردار آدم ہیں، عرب کے سردار محمد ہیں، اہل فارس کے سردار سلمان ہیں، رومیوں کے سردار صہیب ہیں، حبشیوں کے سردار بلال ہیں، درختوں کا سردار بیر کا درخت ہے، مہینوں کے سردار ”شہر حرم“ ہیں، دنوں کا سردار جمعہ ہے، کلاموں کا

سردار قرآن ہے، قرآن کی سردار سورۃ البقرہ ہے اور سورۃ البقرہ کی سردار آیت الکرسی ہے، بیشک اس میں پچاس کلمے ہیں اور ہر کلمے میں پچاس برکتیں ہیں۔“

(کنز العمال۔ کتاب الاذکار، فصل فی فضائل السور و الآیات، حدیث

رقم: ۴۰۵۷، جلد: ۲، ص: ۱۳۱۔ ط، رحمانیہ لاہور)



## کاش! تمہیں پتہ چل جائے

حضرت علیؓ بیان فرماتے ہیں:

”میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ایسا شخص (ہو) جو مسلمان کے گھر میں پیدا ہوا ہو یا تھوڑی سی بھی عقل رکھتا ہو اور وہ آیہ الکرسی پڑھے بغیر کبھی رات گزارے۔ کاش! تمہیں پتہ چل جائے کہ یہ کیا چیز ہے؟ یہ تمہارے نبی کو عرش کے نیچے کے خزانوں سے دی گئی ہے اور تمہارے نبی سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی۔ میں نے کبھی بھی کوئی رات ایسی نہیں گزاری جس میں تین مرتبہ میں نے اس آیت کو نہ پڑھا ہو۔ میں اسے پڑھتا ہوں عشاء کے بعد کی دو رکعتوں میں اور تروں میں اور جس وقت میں سونے لگوں۔“

(کنز العمال۔ کتاب الاذکار، فصل فی فضائل السور و الآیات، حدیث رقم:

۴۰۵۵، جلد: ۲، ص: ۱۳۱۔ ط، رحمانیہ لاہور)



## کھانے میں برکت

ایک صاحب نے شکایت کی کہ میرے گھر میں بالکل برکت نہیں ہے تو آپ ﷺ نے

فرمایا:

”تم آیہ الکرسی سے کیوں دور ہو..... آیہ الکرسی جس کھانے اور سالن پر پڑھی جائے تو

اللہ تعالیٰ اس میں برکت بڑھا دیتے ہیں۔“ (الدرا المنثور)



## مصیبت سے نجات

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو آیۃ الکرسی اور سورۃ بقرہ کی آخری آیات مصیبت کے وقت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس

کی فریاد پوری فرماتے ہیں۔“ (الدرا المنثور)



## آیۃ الکرسی اور حجامہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص نے حجامہ کراتے وقت آیۃ الکرسی پڑھی تو اس کو حجامہ کرانے کا مکمل فائدہ

حاصل ہوگا۔“ (عمل الیوم و اللیلة لابن سنی۔ رقم الحدیث: ۱۶۶)



# ترجمہ آیت الکرسی

از  
حضرت مولانا فتح محمد جان پوری رحمہ اللہ

اللہ (وہ معبود برحق ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ زندہ ہمیشہ رہنے والا۔ اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر اس سے (کسی کی) سفارش کر سکے۔ جو کچھ لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے اسے سب معلوم ہے اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس حاصل نہیں کر سکتے ہاں جس قدر وہ چاہتا ہے (اسی قدر معلوم کر دیتا ہے)۔ اس کی بادشاہی (اور علم) آسمانوں اور زمین سب پر حاوی ہے۔ اور اسے ان کی حفاظت کچھ بھی دشوار نہیں۔ وہ بڑا عالی رتبہ (اور) جلیل القدر ہے۔



## آیۃ الکرسی کے چند خواص

﴿۱﴾ جو کوئی غروب کے وقت اکتالیس بار آیۃ الکرسی پڑھے اس کی حاجت پوری ہوگی۔ (ان شاء اللہ)

﴿۲﴾ جو آیت الکرسی پڑھ کر ہاتھ پر دم کر کے پاؤں پر پھیرے اُسے چلنے سے تھکاؤٹ نہیں ہوگی۔ (ان شاء اللہ)

﴿۳﴾ اگر کوئی ایسی جگہ پر ہو جہاں پانی نہ ہو اور اُسے پیاسا مرنے کا خوف ہو تو وہ (۶۶) چھیا سٹھ بار آیۃ الکرسی پڑھے۔

﴿۴﴾ جو مسافرسات بار آیۃ الکرسی پڑھے تو بحفاظت منزل پر پہنچ جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

﴿۵﴾ جو کوئی اکتالیس بار آیۃ الکرسی ایک مٹھی مٹی پر دم کر کے دشمن کی طرف پھینکے وہ اس دشمن کے ضرر سے محفوظ رہے گا۔ ان شاء اللہ

﴿۶﴾ قیدی (اپنی خلاصی کے لئے) تین دن تک صبح کے وقت روزانہ ایک سو ایک بار آیۃ الکرسی پڑھے۔

﴿۷﴾ سردرد کے علاج کے لئے آیۃ الکرسی سات بار پڑھ کر ہاتھ پر دم کر کے سر پر پھیر لیں۔

﴿۸﴾ تمام کاموں کی آسانی کے لئے درود شریف، سورۃ الم نشرح اور آیۃ الکرسی دس دس

بار پڑھیں..... ہر ایک کو پڑھتے وقت اپنی ایک انگلی بند کریں آغاز دائیں ہاتھ

کے انگوٹھے سے اور اختتام بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی پر کریں اس عمل کی تاثیر

بہت عجیب ہے۔



# مسک الختم

## آیۃ الکرسی کا پچھلی آیات کے ساتھ ربط

(پہلے دور کو ع میں اللہ تعالیٰ نے نظام خلافت کا ذکر فرمایا ہے۔ بنی اسرائیل کا واقعہ بیان کر کے جہاد کا مسئلہ سمجھایا ہے..... اور پھر نظام اسلام کی نشان دہی کی ہے کہ امیر کیسا ہونا چاہئے..... سپاہی اور لشکر کی صفات کیا ہوں۔ جہاد ہی کے سلسلہ میں جان و مال کی قربانی کا خصوصی ذکر فرمایا ہے۔ پھر اُس اعتراض کا جواب دیا ہے کہ جہاد کرنا نبیوں کا کام نہیں۔ فلسفہ جہاد بیان کیا ہے کہ اگر جہاد کا حکم نہ ہو، تو فسادِ لوگ زمین میں فساد برپا کریں گے۔ لہذا سو سائے کو درندہ صفت لوگوں سے محفوظ کرنے کے لئے جہاد ضروری ہے۔

اب اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان اور توحید کا مسئلہ بیان کیا ہے، اور اس کا ربط پہلی آیتوں کے ساتھ مختلف طریقوں سے ہے۔ جہاد کے سلسلہ میں جان و مال کھپانے کا ذکر ہو چکا ہے، مگر ان دو چیزوں کی قربانی اُسی وقت قبول ہوگی جب ایمان صحیح ہو اور انسان کا عقیدہ توحید پر ہو۔ اعمال کا دار و مدار عقیدہ پر ہے۔ اگر عقیدہ درست نہیں ہوگا تو کوئی عمل قابل قبول نہیں۔ عقیدہ توحید کے بغیر پہاڑ جتنے اعمال بھی بے سود محض ہوں گے۔ اُن کی حیثیت راکھ اور غبار سے زیادہ نہیں ہوگی۔ لہذا مسئلہ توحید کو مسئلہ جہاد کے ساتھ یہ ربط ہے۔

پیشتر ازیں بنی اسرائیل کے واقعہ کے ضمن میں نظام خلافت بھی سمجھا دیا گیا ہے اور اس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ اقتدار کا حقیقی مالک خلیفہ نہیں ہوتا جو اپنی من مانی کرتا پھرے۔ بلکہ

اقتدار کا مالک اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ خلیفہ تو اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوتا ہے جو نظام خلافت کو چلاتا ہے۔ اس سورۃ کے آخری حصہ میں بھی یہی بات سمجھائی گئی ہے کہ خلیفہ اقتدار کا مالک نہیں ہوتا بلکہ وہ تو امین ہوتا ہے اور دین اور شریعت کو جاری کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک جماعت ہوتی ہے جو نفاذِ شریعت میں اس کی مدد کرتی ہے اُسے مجلس شوریٰ کہہ لیں یا کچھ اور۔ وہ بہر حال لَوْ اَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ کے تابع ہوتی ہے۔ تو گویا نظام خلافت کا صحیح طور پر قائم کرنا بھی عقیدہٴ توحید پر موقوف ہے لہذا اس لحاظ سے بھی (اس آیت) کو سابقہ آیات کے ساتھ ربط ہے۔

(معالم العرفان)



# آیت الکرسی کی مختصر تفسیر

## اللہ جل شانہ کی صفات جلیلہ کا بیان

یہ آیت کریمہ آیت الکرسی ہے احادیث شریفہ میں اس کی بہت فضیلت وارد ہوئی ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوالمنذر! (یہ اُن کی کنیت ہے) کیا تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں وہ کون سی آیت تمہارے پاس ہے جو اعظم ہے؟ (سب سے بڑی عظمت والی ہے) میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی سب سے زیادہ جاننے والے ہیں، آپ نے پھر وہی سوال فرمایا تو میں نے عرض کیا: وہ آیت {اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ} ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ اے ابوالمنذر! تمہیں علم مبارک ہو۔ (رواہ مسلم۔ ص: ۷۱، ج: ۱)

بعض احادیث میں اس آیت کو قرآن مجید کی تمام آیات کی سردار بتایا ہے۔

(الدر المنثور۔ ص: ۳۲۴، ج: ۱)

چونکہ اس آیت شریفہ میں کرسی کا ذکر ہے اس لئے عوام و خواص سب ہی اسے آیت الکرسی کے نام سے جانتے اور پہچانتے ہیں۔ خود روایات حدیث میں اسے آیت الکرسی کے نام سے ذکر فرمایا ہے۔ آیت الکرسی میں اللہ جل شانہ نے اپنی صفات جلیلہ بیان فرمائی ہیں۔ اول تو یہ فرمایا

کہ اللہ تعالیٰ معبود برحق ہے، وہی معبود برحق ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ وحدہ لا شریک ہے، صفت الوہیت میں منفرد ہے۔

پھر ارشاد فرمایا: {الْحَيُّ الْقَيُّومُ} لفظ ”حَی“ عربی زبان میں زندہ کے لئے بولا جاتا ہے۔ اللہ جل شانہ زندہ ہے ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا۔ اس کی ذات و صفات ازلی وابدی ہیں جن کو کبھی بھی زوال نہیں، اور ”قَیُّوم“ مبالغہ کا صیغہ ہے، ”قائم“ خود قائم رہنے والا اور ”قیوم“ قائم رکھنے والا، ساری کائنات اللہ تعالیٰ شانہ کی مخلوق ہے اور اس نے ان سب کو وجود دیا ہے اور اسی کے اذن و مشیت سے سب کا وجود قائم ہے۔ کائنات کے سب احوال اسی کی مشیت اور قدرت سے متغیر و متبدل ہوتے ہیں اور وہ جس کو جس حال میں چاہے رکھتا ہے۔ صحیح بخاری، ص: ۱۵۱ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو جب نماز تہجد کے لئے بیدار ہوتے تھے تو بارگاہ الہی میں جو معروض پیش کرتے تھے۔ اس میں یہ بھی تھا:

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيُّمُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ۔

(اے اللہ! آپ ہی کے لئے سب حمد ہے، آپ تمام آسمانوں کے اور زمینوں کے اور

جو کچھ ان میں ہے ان سب کے قائم رکھنے والے ہیں)

پھر فرمایا: {لَا تَأْخُذْهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ} (اس کو نہیں پکڑتی اونگھ اور نہ نیند) ”سِنَّة“، ہلکی نیند کو کہتے ہیں جس کا ترجمہ اونگھ سے کیا گیا ہے۔ اور ”نَوْم“ سو جانے کو کہا جاتا ہے جس میں ہوش و حواس بالکل ہی قائم نہیں رہتے۔ اللہ تعالیٰ شانہ اونگھ اور نیند دونوں سے برتر اور بالا ہے، مخلوق کو تھکن دور کرنے اور آرام پانے کے لئے نیند کی ضرورت ہوتی ہے۔ اللہ جل شانہ کو کسی طرح کی کوئی بھی تھکن نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے۔ نیز نیند اور اونگھ میں انفعال ہوتا ہے اور تغیر حال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انفعال اور تغیر حال سے پاک ہے۔ لہذا اسے نہ نیند آ سکتی ہے نہ آتی ہے۔ مخلوق کا یہ حال ہے کہ کام کرتے کرتے تھک جائیں تو نیند غالب ہو جاتی ہے، سونا نہ چاہیں تب بھی نیند

دبالتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ اپنے اختیار سے سوتا ہے نہ اسے نیند کا غلبہ ہوتا ہے۔ لفظ {لَا تَأْخُذُهُ} میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ پر نیند غلبہ نہیں پاسکتی۔ جب ہلکی نیند یعنی اونگھ بھی اسے نہیں پکڑ سکتی تو بڑی نیند کیسے غلبہ پائے گی۔ نیند مخلوق کی صفت ہے جو خالق کائنات کے حق میں عیب و نقص ہے۔ اسی لئے حدیث شریف میں فرمایا:

”إِنَّ اللَّهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ“ (رواہ مسلم - ص: ۹۹، ج: ۱)

”یعنی اللہ تعالیٰ نہیں سوتا اور نہ یہ اس کی ذات کے شایانِ شان ہے کہ وہ سوئے۔“

پھر فرمایا: {لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ} (اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے) سب اسی کے بندے ہیں اور ہر چیز اس کی ملکیت ہے سب کو اسی نے پیدا فرمایا ہے وہ فاعل مختار ہے جس طرح چاہے اپنی مخلوق میں تصرف فرمائے۔

پھر فرمایا: {مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ} (کون ہے جو اس کی بارگاہ میں سفارش کرے مگر اس کی اجازت سے) اس میں یہ بتایا کہ کسی کی ایسی حیثیت نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش کر سکے، ہاں اس کا یہ کرم اور فضل ہے کہ جس کو چاہے سفارش کرنے کی اجازت دے دے اور جس کے لئے اجازت دے اس کی سفارش ہو سکتی ہے۔ قیامت کا دن جو مخلوق کے لئے بہت ہی کٹھن ہوگا۔ اس وقت لوگ متعدد انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے جب سب عاجزی ظاہر کر دیں گے تو فخر الاولین والآخرین سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ ہماری سفارش فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں روانہ ہو جاؤں گا۔ اور عرش کے نیچے آ کر اپنے رب کے لئے سجدہ میں پڑ جاؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی وہ تعریفیں اور وہ بہترین ثناء منکشف فرمائیں گے جو مجھ سے پہلے کسی پر منکشف نہ فرمائی تھیں۔ پھر ارشاد ربی ہوگا کہ اے محمد! سر اٹھاؤ اور مانگو تمہارا سوال پورا کیا جائے گا۔ سفارش کرو تمہاری سفارش پوری کی جائے گی (اس کے بعد آپ ﷺ سفارش فرمائیں گے۔ جس کا مفصل واقعہ صحیح

بخاری اور صحیح مسلم میں مذکور ہے۔)

سورہ طہ میں ارشاد فرمایا:

{يَوْمَ مَعْدٍ لَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا} (اس روز سفارش نفع نہ دے گی مگر ایسے شخص کو جس کے واسطے رحمن نے اجازت دی ہو اور جس کے لئے بات کرنا پسند فرمایا ہو) سورۃ الانبیاء میں فرشتوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: {يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنْ ارْضَىٰ وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ} (اللہ جانتا ہے ان کے اگلے پچھلے احوال کو اور وہ سفارش نہیں کر سکتے مگر اس کے لئے جس کے لئے اللہ تعالیٰ راضی ہو، اور وہ سب اللہ کی ہیبت سے ڈرتے ہیں) سورۃ نجم میں فرمایا: {وَكَمْ مِّن مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِّنْ بَعْدِ اَنْ يَّأْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى} (اور بہت سے فرشتے آسمانوں میں موجود ہیں جن کی سفارش ذرا بھی کام نہیں آسکتی مگر اس کے کہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہیں اجازت دے دیں اور راضی ہو جائیں) (احادیث مبارکہ میں اور بھی کئی افراد کے لئے ثابت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفاعت کریں گے مثلاً حضرات شہداء کرام رحمۃ اللہ علیہم)

پھر فرمایا: {يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ} (اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ مخلوقات کے آگے اور پیچھے ہے) یعنی ان کے اُمور دنیویہ و اخرویہ کا اس کو پوری طرح علم ہے۔ بعض مفسرین نے اس کی تفسیر میں لکھا ہے کہ عمل کرنے والوں کے جو اعمال اچھے بُرے سامنے ہیں وہ ان کو بھی جانتا ہے اور جو پہلے کر چکے ہیں ان کو بھی جانتا ہے غرض کہ اس کا علم پوری مخلوق کو اور مخلوق کے احوال و اعمال و افعال سب کو پوری طرح محیط ہے۔

پھر فرمایا: {وَلَا يَحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ} (اور بندوں کو اللہ کی معلومات میں سے بس اسی قدر علم ہے جتنا اُس نے چاہا) جس کسی مخلوق کو جتنا بھی علم ہے وہ اللہ تعالیٰ کے عطا فرمانے سے ملا ہے۔ ان میں سے کسی کا کوئی علم ذاتی نہیں ہے اور نہ کسی کا علم ساری

معلوماتِ الہیہ تک محیط ہے۔

پھر فرمایا: ﴿وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ﴾ (کہ گنجائش ہے اس کی کرسی میں آسمانوں کی اور زمینوں کی) اس میں کرسی کی وسعت بتائی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ اس کی کرسی میں آسمان اور زمین سب سما سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شانہ نشست و برخاست سے اور جگہ و مکان سے بالاتر اور منزہ ہے۔ اس طرح کی آیات کو علماء کرام متشابہات میں شمار فرماتے ہیں جن کا حکم یہ ہے کہ ان کے معنی و مفہوم پر ایمان لائیں کہ اُن کا جو مطلب اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کو مخلوق پر قیاس بھی نہ کریں، عرش اور کرسی دونوں کا ذکر قرآن مجید میں وارد ہے۔ صاحب روح المعانی (ص: ۹، ج: ۳) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرمایا ہے کہ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں کو الگ الگ پھیلا دیا جائے تو کرسی کے مقابلہ میں سب مل کر ایسی ہوں گی جیسے جنگل میں کوئی چھوٹی سی گول چیز پڑی ہو، پھر صاحب روح المعانی لکھتے ہیں کہ کرسی عرش کے علاوہ ہے۔ اور کرسی عرش کے سامنے اتنی چھوٹی ہے جیسے چھوٹی سی گول چیز میدان میں پڑی ہو۔ یہ روایت انہوں نے بحوالہ ابن جریر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کی ہے۔ یعنی حضور اکرم ﷺ کا ارشاد بتایا ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ عرش اور کرسی ایک ہی چیز ہے۔ کرسی کے بارے میں اور بھی چند اقوال مفسرین نے نقل فرمائے ہیں۔

پھر فرمایا: ﴿وَلَا يَتَّوَدُّهُ حِفْظُهُمَا﴾ (کہ اللہ تعالیٰ کو آسمان اور زمین کی حفاظت بھاری نہیں ہے) چونکہ وہ خالق ہے اور مالک ہے اس لئے اس کی کوئی بھی مخلوق خواہ آسمان و خواہ زمین اس کے علم سے اور اس کی حفاظت سے باہر نہیں۔ مخلوق عاجز ہے وہ اپنی جیسی مخلوق کی حفاظت سے بھی عاجز ہے اللہ تعالیٰ خالق و مالک ہے وہ اپنی ساری مخلوق کا نگران و نگہبان ہے۔

آخر میں فرمایا: ﴿وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾ (کہ اللہ تعالیٰ برتر ہے اور عظمت والا ہے) صاحب روح المعانی لکھتے ہیں کہ اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ شانہ نے صفاتِ عالیہ

الوہیت، وحدانیت، حیات، علم، ملک، قدرت، ارادہ جمع فرمادی ہیں:

وَنَطَقْتُ بِأَنَّهُ سُبْحَانَهُ مَوْجُودٌ مُنْفَرِدٌ فِي أَلُوْهِيَّتِهِ، حَيٌّ وَاجِبُ الوجودِ لِذَاتِهِ  
مَوْجِدٌ لِغَيْرِهِ مَنْزَعٌ عَنِ التَّحْيِيزِ وَالحُلُولِ مُبْرَأٌ عَنِ التَّغْيِيرِ وَالفُتُورِ، لَا مَنَاسِبَةَ  
بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَشْبَاهِ، لَا يَحِلُّ بِسَاحَةِ جَلَالِهِ مَا يَغْرِضُ النُّفُوسَ وَ الْأَرْوَاحَ،  
مَالِكِ الْمُلْكِ وَ الْمُلُوكِ وَ مُبْدِعِ الْأُصُولِ وَ الْفُرُوعِ، ذُو الْبَطْشِ  
الشَّدِيدِ، الْعَالِمِ وَحْدَهُ بِجَلِيِّ الْأَشْيَاءِ وَ خَفِيِّهَا وَ كُلِّيَّهَا وَ جُزْئِيَّهَا وَاسِعِ  
الْمُلْكِ وَ الْقُدْرَةِ لِكُلِّ مَآ مِنْ شَأْنِهِ أَنْ يُمْلِكَ وَ يَقْدَرَ عَلَيْهِ، لَا يَشْقُ عَلَيْهِ شَاقٌّ  
وَ لَا يَثْقُلُ شَيْءٌ لَدَيْهِ، مُتَعَالٍ عَنِ كُلِّ مَا لَا يَلِيْقُ بِجَنَابِهِ، عَظِيمٌ لَا يَسْتَطِيعُ طَيْرُ  
الْفِكْرِ أَنْ يَحْوِمَ فِي بَيْدَاءِ صِفَاتِ قَامَتْ بِهِ۔ (روح المعاني، ص: ۱۱، ج: ۳)

(یعنی یہ آیت ناطق ہے کہ اللہ سبحانہ موجود ہے، اپنی الوہیت میں یکتا ہے، ہمیشہ سے زندہ،  
جس کا وجود بذاتہ ہے، دوسروں کو وجود عطا کرنے والا، تمیز اور حلول سے مبرا، تغیر و فتور سے پاک،  
اس کے اور امثال کے درمیان کوئی مناسبت نہیں نفوس و ارواح کے عوارض اس کی جلالت شان کے  
لائق نہیں، بادشاہوں اور بادشاہی دونوں کا مالک ہے، اصول و فروع کو بغیر نمونہ کے پیدا کرنے  
والا، اس کی بادشاہی اور قدرت ہر اس چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے جس کی شان سے مملوک و مقدور  
بنا ہو، کوئی گراں چیز اس پر شاق نہیں، اور کوئی چیز اس کے ہاں ثقیل نہیں ہر اس شئی سے عالی ہے جو  
اس کی جناب عظیم کے مناسب نہیں، فکر و سوچ کے طائر کا اس کی صفات پر گزر بھی نہیں ہو سکتا)

### فائدہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر نماز  
کے بعد آیہ الکرسی پڑھ لیا کرے تو جنت کے داخل ہونے میں اس کے لئے صرف  
موت ہی آڑ بنی ہوئی ہے اور جس نے آیہ الکرسی لیٹتے وقت پڑھ لی اللہ تعالیٰ اس کے

گھر کو اور اس کے پڑوسی کے گھر کو اور آس پاس کے چند گھروں کو آمن سے رکھے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح - ص: ۸۹)

اور ایک حدیث میں ہے کہ جس شخص نے رات کو اپنے بستر پر پہنچ کر آیت الکرسی پڑھ لی۔ صبح ہونے تک اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نگران مقرر رہے گا، اور شیطان قریب نہ آئے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح - ص: ۱۸۵ عن البخاری فی قصة اسیر أبی ہریرہؓ)

**انوار البیان**

